مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ معہ خدام ½۶ بجے صبح بذریعہ کار ریر لاہور تشریف لے گئے۔ لاہور سے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی کہ حضور ۱۰ بجے کے قریب بخیر و عافیت لاہور پہنچ گئے۔

حضور کے متعلق ۶ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں

جلد ۳۵ | ۲۹ ماہ وفا ۱۳۲۶ھ ش | ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۶۶ھ | ۲۹ جولائی ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۷۸

حکومتِ الٰہیہ

آج جبکہ پاکستان بن گیا ہے بعض مسلمانوں نے یہ سوال اٹھایا ہے کہ پاکستان میں حکومت کیسی ہوگی۔ آیا اسلامی حکومت یا اسی قسم کی کوئی حکومت جس قسم کی حکومتوں کا آجکل دنیا میں رواج ہے۔ یہ سوال صرف مسلمانوں ہی کے دل میں نہیں اٹھ رہا۔ بلکہ غیر مسلموں کے دل میں بھی اٹھ رہا ہے۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ مسٹر جناح کی پریس کانفرنس میں ایک جرنلسٹ نے مسٹر جناح سے سوال کیا کہ پاکستان میں سیکولر (دنیاوی) حکومت ہوگی یا تھیوکریٹک (دینی یا مذہبی) ہم نے اپنے کسی گزشتہ نوٹ میں بتایا تھا۔ کہ جرنلسٹ صاحب کا سوال غلط تھا کیونکہ اگر تھیوکریٹک سے اس کا مطلب اسلامی حکومت ہے۔ تو اسلام میں اس قسم کی تقسیم جائز نہیں۔ اور یہ اصطلاحات جو موجودہ یورپین سیاست دانوں نے وضع کی ہیں اسلامی حکومت پر چسپاں نہیں ہو سکتیں۔

اسلام میں دنیوی اور دینی امور کی جداگانہ نوعیت تسلیم نہیں کی جاتی۔ جیسا کہ غیر مسلم اقوام نے قیاس کر لیا ہے۔ ایسی تفریق کی اس میں کوئی گنجائش نہیں۔ ہر ایک فعل جو تقوےٰ کی حدود کے اندر کیا جائے۔ اسلام کے نزدیک اسلامی فعل ہے ورنہ غیر اسلامی۔ اسلام انسان کی تمام زندگی پر حاوی ہے۔ اس کا کوئی فعل بھی ایسا نہیں۔ جس کے لئے تقوےٰ کے لحاظ سے اسلام نے ایک خاص لائحۂ عمل نہ مقرر کیا ہو۔ خواہ یہ فعل بوٹ کا تسمہ باندھنا ہو یا سلطنت کا انتظام۔ اگر حکومت تقوےٰ کے اصولوں کے مطابق ہو تو اسلامی حکومت کہلائے گی ورنہ غیر اسلامی

مسٹر جناح کا جواب کہ "میں نہیں جانتا کہ تھیوکریٹک حکومت کیا ہوتی ہے" اس لحاظ سے بالکل درست ہے۔ کہ سوال پوچھنے والے کے ذہن میں یہ تصور تھا کہ مذہبی حکومت اور دنیاوی حکومت ایک دوسرے کی ضد ہیں لیکن اسلام میں دین و دنیا کے کاموں کی الگ الگ قسم نہیں۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ مسٹر جناح نے جو جواب دیا۔ وہ اسی خیال سے دیا۔ مگر اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ اس کا جواب سائل کی ذہنیت کے لحاظ سے بالکل درست تھا۔ اور جن لوگوں نے اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ مسٹر جناح نے پاکستان میں اسلامی حکومت کے قیام کی نفی کی ہے غلطی پر ہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ سائل اور مسٹر جناح دونوں کے ذہن میں اسلامی حکومت کا صحیح تصور نہیں تھا۔

بفرض محال اگر مان بھی لیا جائے کہ مسٹر جناح کے ذہن میں اسلامی حکومت کا واقعی تصور موجود تھا۔ اور انہوں نے جو جواب دیا۔ اس سے ان کا یہی مطلب تھا۔ کہ پاکستان میں اسلامی حکومت قائم کرنا لغو سی بات ہے۔ تو پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اسلامی حکومت ہے کیا چیز اور آیا مسٹر جناح یا کوئی اور مسلمان راہنما یا سارے کے سارے مسلمان صحیح اسلامی حکومت قائم کرنے کے اہل ہیں؟

آجکل چونکہ دنیا کا رجحان خالص سیاسی امور کی طرف زیادہ ہے اس لئے وہ مسلمان علماء جو مسلمانوں کی سیاسی اور تمدنی پستی سے متاثر ہیں۔ اور سیاست کی پگڈنڈی سے ہو کر دین کی طرف آتے ہیں۔ وہ اس کو "حکومت الٰہیہ" کہتے ہیں۔ اور انہوں نے اس کے مفہوم کو اسلام کے سیاسی تفوق تک محدود کر دیا ہے۔ سیاست انسان کی زندگی کا صرف ایک ہی پہلو ہے۔ خواہ یہ پہلو کس قدر اہم اور وسیع کیوں نہ ہو۔ مگر حقیقی حکومت الٰہیہ سیاسی امور تک محدود نہیں۔ بلکہ اسلامی نقطۂ نظر کے لحاظ سے زندگی کے ہر پہلو۔ زندگی کے ہر جزوی عمل میں اس کی نشو و نما ہوتی ہے۔ اور چونکہ سیاست بھی انسانی زندگی کے کل کا ایک جزوی پہلو ہے۔ اس لئے کوئی "حکومت" حکومت الٰہیہ نہیں کہلا سکتی۔ جب تک وہ حکومت ان لوگوں کے درمیان قدرتاً نشو و نما نہ پائے۔ جن کی زندگی تمام کی تمام اسلامیت کے رنگ میں پہلے رنگین نہ ہو چکی ہو۔ یعنی یہ ان حکومتوں کی طرح جو مغربی تقسیم کے رو سے دنیاوی حکومتیں کہلاتی ہیں۔ لیکن دراصل غیر اسلامی حکومتیں ہیں باہر سے ٹھونسی نہیں جا سکتی۔ اسلامی حکومت یا حکومت الٰہیہ کے راعی اور رعایا وہی ہو سکتے ہیں۔ جو اس کے اصولوں پر ایمان رکھتے ہوں۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کے بنائے ہوئے اصول ہیں اور اٹل ہیں۔ اور ان اصولوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی؟

کہنے کو تو بعض علمائے حال یہ کہہ دیتے ہیں۔ کہ ہر نبی اللہ کا منتہائے مقصود حکومت الٰہیہ قائم کرنا تھا۔ لیکن وہ سیاست کے نشہ میں یہ فراموش کر دیتے ہیں۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی
بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل سے شائع کیا

کہ ایسی حکومت الٰہیہ جو ہر نبی اللہ کا منتہائے مقصود بن سکتی ہے۔ وہ محض سیاسی امور تک ہی محدود نہیں کی جا سکتی۔

اس بات کو نہ سمجھنے کی وجہ سے بعض علماء نے یہ غلطی کھائی ہے۔ کہ چونکہ حکومت الٰہیہ کے اصول قرآن کریم کی صورت میں ہمارے پاس موجود ہیں۔ اس لئے دو اور دو چار کی طرح ان پر عمل کرنے سے ہر سمجھدار انسان جس کو خواہ خدا تعالیٰ سے کوئی تعلق ہو یا نہ ہو۔ حکومت الٰہیہ قائم کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔

حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ جب تک ایک ایسی جماعت قائم نہ ہو۔ جس کے ہر فرد کی زندگی کے ہر پہلو میں وہ عظیم الشان انقلاب رونما نہ ہو چکا ہو۔ جو اسلام پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اس وقت تک حقیقی حکومت الٰہیہ کا قیام ناممکن ہے۔ خواہ وہ محدود سیاسی معنی میں ہی کیوں نہ ہو۔

اب اگر ہم حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام تک اور گذشتہ تقریباً چودہ سو سال میں اور آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے سے ایندم تک کی اسلامی تاریخ یا دوسرے لفظوں میں حکومتِ الٰہیہ کی تاریخ پر نظر ڈالیں۔ تو صاف نظر آ جائے گا۔ کہ آج تک ایک بھی ایسی جماعت از سرِ نو کھڑی نہیں ہوئی۔ جس کو کھڑا کرنے والا کوئی خدا تعالیٰ کا مامور نہ تھا۔ اگر اس سنت اللہ کے خلاف کوئی نظیر ہے تو پیش کی جائے۔

اس لئے جو لوگ اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں۔ کہ مسٹر جناح یا سارے موجودہ مسلمان پاکستان یا کسی اور سرزمین میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر "حکومت الٰہیہ" قائم کر سکتے ہیں۔ تو وہ سخت غلطی کر رہے ہیں۔ کیونکہ آج تک ایسا کبھی نہیں ہوا۔ اور نہ امید کی جا سکتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنی قدیمی سنت کو پاکستان کے لئے تبدیل کر دیگا۔ یہ نہ مسٹر جناح اور نہ کسی غیر شعوری مجتہد کے بس کی بات ہے۔ اور ایسی کوششیں ویسی ہی بے سود ہیں۔ جیسے کہ ٹوٹے ہوئے پھول کو پودے کے ساتھ جوڑنے کی کوشش۔ گرے ہوئے پھول۔ پھل بھی پھر نہیں جڑ سکتے۔ ہاں نئی بہار میں اسی قسم کے نئے پھول لگ سکتے ہیں۔ اسلام کے شجرۂ طیبہ کی شاخوں میں بھی اب نئی بہار ہی میں پھول پھل لگ سکتے ہیں۔ کتنی سیدھی اور سادہ بات ہے۔ کہ حکومت الٰہیہ کے معنی اگر خدا تعالیٰ کی حکومت کے ہیں۔ تو وہ کس طرح دوبارہ قائم ہو سکتی ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کسی انسان کو اسے دوبارہ قائم کرنے کے لئے اپنا خلیفہ بنا کر نہ بھیجے۔ اسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئیوں میں خلافت علیٰ منہاج النبوت کے نشأۃ ثانیہ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

اسلام کے اصول

گاندھی جی نے نئی دہلی میں ۲۶ر جولائی کو اپنی ایک پرارتھنائی تقریر میں کہا ہے۔ کہ "ہڑتالیں سخت قابل مذمت ہیں۔ یہ ملک کے لئے ایک نہ ختم ہونے والی مصیبت ہے۔" آپ نے ہڑتال کرنے والوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ بجائے ہڑتال کرنے کے دیگر پر امن ذرائع سے اپنی شکایات دور کرنے کی کوشش کریں۔ گاندھی جی نے آج اپنی یہ رائے ظاہر کی ہے۔ جب ملک میں کانگرس کی حکومت قائم ہو رہی ہے۔ لیکن اس سے پہلے آپ بھی ہڑتالیوں کو قابل مذمت نہیں سمجھتے تھے۔ بلکہ ان کے ممد و معاون تھے۔ آخر سول نافرمانی بھی تو سخت قسم کی ایک ہڑتال ہی ہے۔ خواہ کتنی ہی عدم تشدد کے اصول پر کی جائے۔ بلکہ یہ تو حکومت پر براہِ راست حملہ ہے۔ لیکن گاندھی جی ہندوستان میں ہی نہیں۔ بلکہ دنیا میں اس طریقِ جنگ کے موجد سمجھے جاتے ہیں۔

کیا یہ بات اسلام کی سچائی کا ثبوت نہیں ہے۔ کہ امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ شروع ہی سے اسلامی تعلیم کے نقطۂ نظر سے ہڑتالوں کے خلاف آواز اٹھاتے رہے ہیں۔ اور آپ نے جماعت احمدیہ کو ان میں حصہ لینے سے ہمیشہ باز رکھا ہے۔ لیکن اس وقت نہ گاندھی جی اور نہ ان کے دوست اس صداقت کے قائل ہوئے۔ مگر اب جب اپنے خلاف اس نشتر کی تیز نوک محسوس ہوئی۔ تو اسلام کی اس اٹل صداقت کا ان پر انکشاف ہوا۔ اور اس پر مجبوراً چلنا پڑا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سادگی

۲۴ر جولائی کے الفضل میں ایک واقعہ حضرت خلیفۃ المسیح کی بے تکلف نشست کے متعلق شائع ہوا ہے۔ میری آنکھوں کے سامنے وہ منظر پھر گیا۔ جب ایک دفعہ ادھر دارالانوار والے رستے پر (جو زمانہ حال کی مانند صاف ستھرا کھلا نہ تھا بلکہ گرد و غبار سے اٹا ہوا قدم قدم پر جھاڑیاں اور مٹی بلکہ گندگی بھی اور تنگ ٹیڑھا) حضور انور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیر کو جا رہے تھے جم غفیر ساتھ تھا۔ مکرمی مفتی صاحب نے عرض کیا۔ کہ ایک قاری صاحب ہیں۔ قرآن مجید سنائیں۔ حضورؑ یہ سنتے ہی بے تکلفی سے زمین پر بیٹھ گئے۔ اور اپنے کوٹ کا دامن بھی نہیں اٹھایا۔ میری طرح بیسیوں کی آنکھیں تو پہلے ہی بھیگی تھیں۔ کئی کپڑے اور دستار کے پلے لئے ہاتھ آگے بڑھے۔ مگر ادب کی وجہ سے رک کے رہ گئے۔ یہ قرآن مجید کا ادب تھا۔ جو حضورؑ نے چلتے چلتے نہ سنا۔ قرآن مجید کا رکوع ختم ہونے کے بعد باچشم نم آپ اٹھ کر جزاکم اللہ فرماتے ہوئے بغیر دامن جھاڑے آگے بڑھے۔ فسلام اللہ علیہ ابداً۔ (اکمل)

مقبول اور محمود لیڈر

(۱) صحیح معنوں میں لیڈر تو وہ ہوتا ہے۔ جس کا دستِ راست خدائے ذوالجلال کی ہستی ہو۔ اور اس کو اس ملیک مقتدر سے بے حد قریب کا تعلق ہو تاکہ ہر انسانی کمزوری کے وقت وہ اس کے لئے ہر قسم کے جبر کا سامان بہم پہنچاتا رہے۔ (۲) اپنے متبعین کی راہنمائی میں اس کے صفات میں وہی جھلک پائی جائے۔ جو کون و مکاں کے مالک کی ربوبیت میں رحمت کا وسیع پہلو لئے ہوئے ہے۔ (۳) عدل و انصاف اس کا دائمی شیوہ ہو۔ اور حق گوئی میں اس کو لومۃ لائم کا اندیشہ کسی وقت بھی لاحق نہ ہونے پائے۔ (۴) اس کی فراست نورِ حق سے معمور ہو۔ تا وہ ہر آنے والی ظلمت کو قبل از وقت بھانپ سکے۔ (۵) وہ اپنے ماحول میں آشنا بیدار مغز ہو۔ کہ آنے والے خطرات کا تدارک کرنے کی اسی میں اہلیت ہو۔ (۶) سیاست کے اصول حقہ سے وہ من و عن پوری طرح آگاہ ہو۔ اور ان پر بشدت کاربند بھی ہو۔ (۷) اسکی اطاعت و فرمانبرداری کا جوا اسکی قوم بشرح صدر اٹھاتی ہو۔ (۸) وہ قوم کے سنجیدہ دماغ بشیر بھی رکھے۔ (۹) لیڈر وہی اچھا ہے جو خود بھی ظلم سے مجتنب رہے۔ اور اپنی قوم کا قدم بھی ظلم کی طرف نہ اٹھنے دے۔ (۹) وہ انسان کا خون اس وقت تک نہ گرائے۔ جب تک کہ زمین و آسمان کا بادشاہ اور اس کے فرشتے بھی اپنی صدا بلند نہ کریں۔ ناحق خونریز ظالم ہوگا۔ اور مفسد اور ظالم خدا کے محبوب نہیں ہوا کرتے۔ (۱۰) صابر اور حلیم بھی ہو۔ اور غیظ سے کبھی بھی مقہور نہ ہو سکے۔ عفو اور درگزر اس کا شعار اور طریق ہو۔ (۱۱) قوم کے مفاد کو اپنے مفاد پر ہمیشہ مقدم رکھتا رہے۔ (۱۲) مخلوقِ خدا کے معاملات میں دجل اور مکاری اس کا وطیرہ نہ ہو۔ (۱۳) رعایا پرور ہو نہ کہ نفس پرور۔ یعنی ایثار علی النفس اسکی نمایاں صفت ہو۔ نہ کہ نمائش۔ (۱۳) رعایا کا مال رعایا کی فلاح کے لئے رہنے دے۔ اور خود قوتِ لایموت سے بہرہ ور۔ (۱۴) غمخوار قوم کا اتنا ہو۔ کہ رات کو بھی بے چینی سے رہے۔ (۱۵) اس کو اپنی لیڈری پر بوثوق تام اعتماد ہو۔ (۱۶) سید القوم خادمہم زندگی بھر اس کا معمول ہو۔ (۱۷) ہر قوم کے سنجیدہ دماغ اس کے افعال کے مداح نظر آئیں۔ (۱۸) خالق کی رضاجوئی اس کا بے ریا عمل ہو۔ اور یہی تلقین وہ اپنی قوم میں بھی دیتا نظر آئے۔ (۱۹) روحانیت کی صفت سے کورا۔ سیاست کی بنا ظلم پر رکھنے والا بھی مستحسن لیڈر کبھی کہلا سکتا ہے؟ (۲۰) اتنا اولوالعزم ہو۔ کہ اپنے عزم میں عدیم المثال ہو۔

اگر ایسی صفات کا لیڈر نہ ملے تو اپنے جان و مال کو اپنے ہاتھوں اسکی اتباع میں برباد کرنے کی ضرورت بھی کیا ہے۔ الگ ہی رہنا اچھا۔

بھائی عبد الرحیم (نومسلم) از قادیان

"اہلحدیث" کا اعترافِ حق

از جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل

جب جنگِ عالمگیر اختتام کو پہنچی تو میں نے ایک مضمون لکھا۔ جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مشہور و معروف پیشگوئی کی طرف لوگوں کو توجہ دلائی۔ جس کے بعض الفاظ یہ ہیں۔

"وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی × × × میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶ و ۲۵۷)

اس پر اہلحدیث میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے حسبِ معمول کچھ ردّ و قدح کی۔ کہ دور دراز کے رہنے والے تو مرزا صاحب کے نام سے بھی واقف نہیں۔ ہم قریب ہی امرتسر لاہور میں خیریت سے ہیں۔ اس کے بعد ایسا ہوا کہ حضور ڈلہوزی تشریف فرما تھے خطبہ جمعہ حضرت مولانا شیر علی صاحب نے ارشاد کیا۔ جس میں اسی پیشگوئی پر تقریر فرمائی۔ اور اسی ضمن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ کی طرف توجہ دلائی۔

"ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔" (حقیقۃ الوحی مطبوعہ ۱۹۰۷ء)

اور نہایت درد و سوز کے لہجے میں سامعین کو استغفار، اور خشوع و خضوع انابت الی اللہ کی تاکید کی۔ اور یہ بھی کہا کہ جب پہلی باتیں حرف بحرف پوری ہوئی ہیں۔ تو اس ملک کی باری بھی ضرور آئیگی

ہاں تضرع و ابتہال اور اصلاح اعمال سے عذاب ٹل جاتے ہیں۔ ایک فرشتہ خصلت اواہ حلیم کی زبان سے یہ سنکر میرا دل کانپ گیا۔ ورنہ میں تو اپنے دل کو یوں تسلی دے چکا تھا۔ کہ ہندوستان کے دس لاکھ سے زیادہ لوگ شریک جنگ تھے۔ اور انہوں نے نوح و لوط کی زمین کا نقشہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ اور ہندوستان کا ہر فردِ بشر کسی نہ کسی رنگ میں اس زلزلہ جنگی سے ضرور متاثر ہو چکا ہے۔ پس یہ پیشگوئی سر طرح پوری ہو چکی ہے۔ اب خدا تعالےٰ رحم ہی فرمائے گا۔ لیکن تقدیر کے نوشتے بہرحال پورے ہوتے ہیں۔ آخر اس ملک ہندوستان پر خدا کا عذاب (اعاذنا اللہ منہا) آ ہی گیا۔ اور جیسا کہ قرآن مجید کی آیت بتاتی ہے۔ قل ھو القادر علی ان یبعث علیکم عذاباً من فوقکم او من تحت ارجلکم او یلبسکم شیعاً و یذیق بعضکم باس بعض (پارہ ۷ ع ۱۴) کہ ہندیوں ہی کے پاؤں سے اٹھا اور یلبسکم شیعاً کی صورت میں ظاہر ہوا۔ بمبئی احمد آباد۔ نواکھلی۔ بنگال۔ بہار پھر پنجاب بھی اس کی لپیٹ میں آگیا۔ صوبہ سرحد بھی محفوظ نہ رہا۔ ہر جگہ تباہی بربادی جس کے تفصیلی بیان کی ضرورت نہیں سب کچھ ان آنکھوں کے سامنے ہے۔ ضرب و حرب و غرق و حرق۔ لوط کی سرزمین کا نقشہ۔ نوح کے طوفان کا نتیجہ۔ اہلحدیث نے اپنے جذبات و حالات کو چھپایا۔ لیکن پھر بھی چند آہیں نکل ہی گئیں۔ کئی ہفتوں کی بندش کے بعد ایک پرچہ نکل سکا جس میں یہ سطور ہیں۔

صبت علی مصائب و انھا
صبت علی الایام صرن لیالیا

یعنی مجھ پر ایسی مصیبتیں آئی ہیں۔ اگر دنوں پر آئیں تو دن راتیں بن جائیں۔ یہ شعر بعینہٖ اہالی امرتسر اور لاہور کے حق میں صادق ہے۔ مختصر یہ ہے۔ کہ ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ ہم میں جو زندہ ہیں وہ زندہ کیونکر رہے کاروبار سب تباہ ہے دکانیں بند ہیں۔ امرتسر لاہور جیسے شہروں میں الّو بول رہے ہیں۔ یہ کیوں ہے؟ حکم خدا (مولوی صاحب! ماکنا معذبین حتی نبعث رسولا کا قرآنی کلیہ بھول نہ جایئے) یہ سب کچھ کرشمۂ قدرت ہے جو انسانوں پر سزا (عذاب) کی شکل میں نازل ہوا ہے × × × ہم نے جو کچھ لکھا ہے بہت ہی کم لکھا ہے مولوی صاحب لکھنے کی ضرورت ہی کیا ہے یہ سب کچھ عبرت آموز آنکھوں کے سامنے ہے۔ اے کاش آپ اس بڑھاپے میں ان حقائق پر غور فرمائیں۔ کیونکہ اب تو آپ کو اپنا حصہ حسب خواہش ربنا عجل لنا قطنا قبل یوم الحساب مل گیا۔ اور کچھ عرض کرونگا تو شکایت ہوگی۔

دل کی تڑپ

از رشید احمد صاحب منہاس لاہور

خدا خوشی کا زمانہ مرا دراز کرے
خودی مٹائے مری اور پاکباز کرے

میں جاؤں ہنستا ہوا قادیان جلسہ پر
وفورِ شوق سے وہ یوں مجھے گداز کرے

نہ سدِّ راہ بنے کام کوئی دنیاوی
کچھ ایسی حکمتِ مخفی وہ کارساز کرے

متاعِ نور سے حصے میں لوں وہاں جاکر
مجازِ دہر سے مجھ کو وہ بے نیاز کرے

سنوں معارفِ قرآن و مجلس عرفاں
مری دوپہر سحر شام سب نماز کرے

حضور حضرتِ محمود جاؤں ناز کے ساتھ
خدا کرے کہ وہ اپنا مجھے ایاز کرے

وہی ہیں مصلح موعود رہبرِ دنیا
انہی کے در کا خدا مجھ کو خاکباز کرے

خدا رسیدہ و فرخندہ بخت ہیں محمود
دعا ہے عمر خدا آپ کی دراز کرے

دیارِ محبوب

کیا آبِ بقا حسن کا سیل رواں کیا
بجھتی ہے کہیں تشنگی سوزِ نہاں کیا

انعام ہے اس راہ میں ہر آبلہ پا
اے راہروِ راہِ محبت یہ فغاں کیا

ہم گلشنِ قدسی کی بہاروں میں پلے ہیں
کیا فکرِ نشیمن ہمیں احساسِ خزاں کیا

اے قادیاں فردوس بداماں تیری ہر شام
ہر صبح کے آئینہ میں ہے صبحِ جناں کیا

ہر چیز نرالی ہے ترے اہلِ وفا کی
انداز نگہ، طرز ادا جنبش لب کیا

ناہید دل و جان فدا ہے دم رخصت
ایمان ہے اپنا یہ متاعِ دل و جاں کیا

ملیریا بخار کی تباہ کاری اور اس کی روک تھام

(از شیخ غلام مجتبےٰ صاحب احمدی)

افصح العرب والعجم سرور کائنات فخر موجودات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے۔ انا اوتیت جوامع الکلم۔ مجھے جامع (مختصر) اور پر معانی کلام دیا گیا ہے۔ چنانچہ آپ کی ایک مشہور حدیث العلم علمان علم الابدان وعلم الادیان۔ بھی آپؐ کے انفاس قدسیہ میں سے ہی ایک جواہر نگارہ ہے۔ علماء نے ایک لطیف اشارہ اس حدیث سے مستنبط کیا ہے۔ وہ یہ کہ آپ نے جو علم ابدان کو علم ادیان سے پہلے بیان فرمایا ہے۔ اس کی توجیہہ انہوں نے یوں کی ہے کہ انسان جب اپنے ظاہر سے غافل ہو۔ تو وہ باطن کا کیسے عارف ہو سکتا ہے۔ لہٰذا علم ابدان بھی ضروری علم ہے۔ اور اس سے بقدر مراتب معرفت رکھنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمان کی تعمیل ہوگی۔ اس مختصر سی تمہید کے بعد عنوان بالا کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔

سر ہنری گرڈنی نے ایک مرتبہ تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر ساری دنیا کے گرداگرد قطار باندھ کر آدمی کھڑے کئے جائیں۔ تو وہ تعداد ہندوستان میں ہر سال مبتلا ملیریا ہونیوالوں کے برابر ہوگی۔ دوسرے لفظوں میں دس لاکھ انسان ہر سال ملیریا کا شکار ہوتے ہیں۔

ملیریا بخار آئے سال طوفان نیل کی طرح ہندوستان میں کہرام بپا کر دیتا ہے۔ ملیریا بخار شروع جولائی سے اواخر ستمبر تک خوب زوروں پر ہوتا ہے۔ ویسے ملیریا کا اثر اکتوبر۔ نومبر تک لمبا ہو جاتا ہے۔

ہدایات

(۱) ملیریا بخار مچھروں کی افزائش سے ہوتا ہے۔ دوسرے معنوں میں ملیریا کو دور کرنے کے لئے دو بڑے اور ضروری ذرائع یہ ہیں۔ کہ مچھروں کا بکلی استیصال اور مچھروں کے حملوں سے پناہ۔ لہٰذا اپنی خوابگاہوں کے چاروں طرف صفائی رکھیں۔ نالیوں کو صاف اور گڑھوں کو بند کر دیں۔ ایک انگریزی دوا D.D.T. دس فیصدی جو سفوف اور سیال دونوں شکلوں میں فروخت ہوتی ہے۔ نالیوں اور گھروں میں چھڑکیں۔ فینائل بھی کارآمد ہو سکتی ہے۔ رات کو مچھردانی یا کم از کم باریک کپڑے سے جسم کو ڈھانپ کر سوئیں۔

(۲) یہ موسم چونکہ برسات کا ہوتا ہے۔ جس کا دوسرا نام کچا پکا موسم بھی ہے۔ اشیاء خورونوش کے استعمال میں احتیاط ملحوظ رکھیں۔ باسی اور کئی دن کی سبزی یا پھل وغیرہ ہرگز نہ کھائیں۔ تازہ سبزی تازہ پھل ہمیشہ استعمال کریں۔

(۳) علی الصباح سبز گلو تولہ۔ ملٹھی چھ ماشہ دونوں چیزوں کو کوٹ کر نصف پاؤ پانی میں ملا کر چھان کر پینا موسمی بخار سے نجات ملتی ہے۔ بچوں کو ان کی عمر کے مطابق دے سکتے ہیں۔

(۴) کونین کا دورہ آج کل طبقہ امراء تک ہی محدود ہے۔ غرباء کے لئے کونین کے عوض دو دوائیں کوئناکرین اور میپاکرین نکلی ہیں۔ ان کا دوسرا نام "فوجیوں کی کونین بھی ہے"۔ کیونکہ ملیریا کی روک تھام کے لئے فوج میں یہی زرد گولیاں دی جاتی ہیں۔ کوئناکرین یا میپاکرین (ان دونوں میں سے ایک) بطور حفظ ماتقدم ایک ٹکیہ صبح ایک ٹکیہ شام کو ہمراہ پانی لیں۔ اور بخار کی حالت میں ایک ٹکیہ دوپہر کو زائد استعمال کریں۔ شیرخوار بچوں کو ½ گولی دن میں تین بار (صبح۔ دوپہر اور شام) ماں کے دودھ یا پانی میں گھس کر دیں۔ تین سے بارہ سال کی عمر تک نصف ٹکیہ صبح دوپہر اور شام ہمراہ پانی دیں۔

(۵) غذا ہلکی اور سادہ استعمال کریں۔ ساگودانہ۔ جَو کا پانی (بارلے واٹر) دودھ سوڈا وغیرہ بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ روزانہ علی الصبح ہوا خوری اور نہانا بہت مفید ہے۔ روزانہ کپڑوں کو دھوئیں۔ گھروں میں خوشبو جلائیں۔

یورپ میں تبلیغ اسلام کا ایک نیا محاذ

حافظ قدرت اللہ صاحب کی ہالینڈ کو روانگی

دنیا میں تبلیغ احمدیت کے وسیع نظام پر اظہار تعجب

(از جناب سید سفیر الدین بشیر احمد صاحب واقف زندگی۔ لنڈن)

گذشتہ سال سے مجاہدین کی آمد اور پھر یہاں سے یورپ کے مختلف ممالک کو ان کی روانگی کی وجہ سے مسجد فضل لنڈن میں خوش آمدید و الوداع کی تقاریب عمل میں آتی رہیں۔ لیکن چند ماہ قبل ہم کو خود لنڈن مشن کے رکن مسٹر بشیر احمد صاحب آرچرڈ کو ان کے وہاں جانے کے سلسلے میں الوداع کہنا پڑا۔ ابھی ہم اس کمی کو محسوس کر ہی رہے تھے کہ اس مشن کے دوسرے رکن جناب حافظ قدرت اللہ صاحب کے ہالینڈ چلے جانے کا حکم مرکز سے موصول ہوا۔ چنانچہ ہم اپنے مجاہد بھائی کو الوداع کہنے کے لئے آج ۸ جون بروز اتوار اکٹھے ہوئے اس موقعہ پر شرکت کے لئے لنڈن یونیورسٹی کے طلباء کی ایک جماعت بھی آرہی تھی۔ ابر رحمت نے بارش کے قطروں سے ایک سماں پیدا کر رکھا تھا۔ لیکچر ہال میں جگہ کی تنگی نے ہمیں مسجد میں جلسہ کے انعقاد پر مجبور کیا۔ اور ایک بڑے مجمع میں ہم نے اپنے پیارے بھائی کو الوداع کہا۔

جناب چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی قرآن مجید کی تلاوت سے شروع ہوئی۔ پہلا ایڈریس جناب چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نے پیش کیا۔ جس میں حافظ صاحب محترم کے علم قرآن اور دینی قابلیت سے خود اور دیگر احباب کے فائدہ اٹھانے کا ذکر کرتے ہوئے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ وہ اب ہم سب استفادہ حاصل کرنے کے اس ذریعہ سے محروم ہو رہے ہیں۔ ساتھ ہی اس امر پر خوشی کا اظہار بھی کیا۔ کہ یہ علم اب انشاء اللہ تعالےٰ کے ہزاروں لاکھوں انسانوں کی سیرابی کا باعث ہوگا۔

برادرم ظہور احمد صاحب باجوہ نے یہ بھی فرمایا کہ "ہالینڈ مشن کی بنا تبلیغ اسلام کے لئے ایک نئے محاذ کا قیام ہے۔ ڈچ ایسٹ انڈیز میں ہمارے مشن نہایت کامیابی سے تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہالینڈ میں بھی مشن کا ہونا مغرب اور مشرق میں ربط قائم کرنے کا باعث ہوگا۔ لوگ آج بے شک ہماری مساعی پر طعنہ زن ہیں۔ لیکن وہ دن قریب آ رہے ہیں کہ جب خدا کا نوشتہ پورا ہو کر دنیا کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے نائب حضرت احمد علیہ السلام کی بتائی ہوئی راہ پر گامزن کر دے گا۔

پھر حافظ صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا اس عظیم الشان خدمت کے لئے آپ کو منتخب فرمانا آپ کی خوش قسمتی پر دلالت کرتا ہے۔ آپ کا کام مشکل اور راہ کٹھن ہے۔ لیکن آپ کی مخلصانہ کوششوں کو دیکھتے ہوئے خدا تعالےٰ مشکلات کو دور کر دے گا اور آپ کی راہ میں آسانیاں پیدا کر دیگا۔ ولشاء اللہ تعالےٰ۔

دوسرا ایڈریس مسٹر ظفر اللہ کارخ صاحب نے جو ہمارے مخلص ڈچ نومسلم ہیں پیش کیا جس میں ہالینڈ کی موجودہ ابتری کی حالت بیان کی۔ اور بتایا کہ ہر جگہ کا فرض اس کے موجب ہے۔ اس غربت کے احوال میں پھنسے ہوئے ہالینڈ کو اسلام کے آغوش میں لانا سہل کام نہیں۔ پھر فرمایا حافظ صاحب کی زبان ایسی نرم اور شیریں ہے کہ کوئی ناراض نہیں ہو سکتا۔ ہالینڈ جس نے پہلے ہمارے مبلغ کے داخلہ سے انکار کیا تھا۔ اب وہ اپنے راستے ہمارے لئے کھول رہا ہے۔ اور اس طرح وہ عظیم الشان آسمانی نعمت سے حصہ لینے کے لئے دنیا ہاتھ بڑھا رہا ہے۔ میں یہ صرف الوداعی ایڈریس پیش کرنا چاہتا ہوں

بلکہ خود ہالینڈ کا باشندہ ہونے کی حیثیت سے حافظ صاحب کی خدمت میں خوش آمدید عرض کرتا ہوں۔

مسٹر عبد السلام صاحب نے اسلامی تاریخ پر مختصر سی روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ نوع انسان کی شدید محبت ہی ہے۔ جو انسان کو دنیا میں تبلیغ کے لئے نکل جانے پر آمادہ کرتی ہے۔

حافظ صاحب نے حاضرین اور ایڈریس دینے والے احباب کا اور خصوصاً امام مشتاق احمد صاحب کا ان کے محبت اور اخلاص سے پُر سلوک کا ذکر کرتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔ حافظ صاحب نے فرمایا کہ ان کو مشکلات اور صعوبتوں کا جو ان کے کام میں حائل ہیں پورا احساس ہے۔ لیکن جب انہیں خدائی انعامات اور ابدی نجات کے مقابل پر رکھا جائے تو وہ بہت ہی حقیر معلوم ہوتی ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم سے جو بن پڑے کر گذریں۔ اور نتائج خدا تعالےٰ کی ذات پر چھوڑ دیں۔"

آخر میں امام صاحب مسجد فضل لنڈن جناب چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے تقریر فرمائی۔ جس میں حافظ صاحب موصوف کی خدمات کا اعتراف کیا۔ اور ان کے تعاون۔ محبت اور خلوص نیت اور بشاشتِ قلب کا ذکر کرتے ہوئے ان کی ہالینڈ میں تبدیلی کو اپنے لئے ایک بہت بڑا نقصان بتایا۔ لیکن اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ اب ایک اور ملک ہمارے رفیق کے ذریعہ سے انشاء اللہ تعالےٰ اسلام کے نور سے منور ہو جائے گا۔ حافظ صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ آپ کے سینہ میں نہ صرف قرآن کے الفاظ محفوظ ہیں بلکہ خدا کے فضل اس کے اسرار تک بھی آپ کی رسائی ہے۔ اور آپ کا یہاں کا قیام اس رنگ میں بھی ہمارے لئے بابرکت ثابت ہوا کہ ہم آپ کی امامت میں رمضان میں نماز تراویح ادا کر سکے۔"

مکرمی امام صاحب نے غیر مسلم حاضرین کے استفادہ کے لئے احمدیت کے تبلیغی کام کی وسعت اور ترقی کو بیان کیا۔ اور "مسیحی سپاہ کے سالار"[1] پر احمدیت کے رعب پڑنے اور مقابل پر نہ آسکنے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ بعض اوقات الٰہی تائید رعب کی صورت میں نازل ہوتی ہے دشمن اس قدر مرعوب ہو جاتا ہے کہ وہ مقابل پر آنے کی ہمت ہی نہیں رکھتا۔

آپ نے فرمایا کہ بشیر احمد آرچرڈ مشن کے ایک مفید وجود تھے وہ تعلیم کے لئے قادیان چلے گئے مشن کے اس نقصان کے بعد اب حافظ صاحب جیسے رفیق کی جدائی ہمارے لئے ایک اور بڑا نقصان ہے۔ لیکن ہم خوش ہیں کہ حافظ صاحب ایک اور وسیع پیاسی دنیا کی طرف جا رہے ہیں۔ اس لئے ہم اس تبدیلی پر ساتھ ہی خوش بھی ہیں باامید آنکہ ہم جلد اس قابل ہو سکیں گے۔ کہ قرآن کریم کا ڈچ ترجمہ نظر ثانی فرما کر شائع فرما سکیں پس پیارے بھائی جاؤ۔ خدا تعالےٰ کی ذات پر نگاہ رکھو۔ وہ ہر آن حافظ و ناصر ہو۔ اور ہر میدان میں کامیابی بخشے۔ آمین۔"

اس کے بعد حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔ لنڈن یونیورسٹی کے طلباء نے جن میں سے اکثر یورپ کے مختلف ممالک کے رہنے والے تھے اس تقریب کو حیرت سے دیکھا۔ تقریب کے بعد سوئٹزرلینڈ کے ایک طالب علم نے امام صاحب سے کہا کہ یہ بالکل نئی بات ہے کہ اب مسلمان عیسائی ممالک میں مبلغ بھیج رہے ہیں۔ وہ جن کی طرف خود مسیحی مبلغ جاتے رہے ہیں اب اس قابل ہو گئے ہیں کہ مسیحی ممالک کو اپنے تبلیغ کی جولانگاہ بنا سکیں۔ اسٹونیا کے ایک طالب علم نے خواہش ظاہر کی کہ ان کے ملک میں بھی مبلغ بھیجے جائیں۔ بے شک یہ امر مغرب کے لئے بڑا ہی حیرت و استعجاب کا باعث ہے کہ جماعت کس طرح اطراف و اکناف عالم میں علم احمدیت نصب کرنے کے لئے دیوانہ وار بڑھ رہی ہے۔ بعض خیال کرتے ہیں کہ یہ جماعت بڑی مالدار ہے بعض سمجھتے ہیں کہ ہندوستان کے دس کروڑ مسلمانوں کی دولت ان کے لئے وقف ہے۔ لیکن وہ نہیں جانتے کہ یہ غریب جماعت ہے اور اس کا ہر چھوٹا بڑا حضرت المصلح الموعود کی قیادت میں خدا کے وعدوں پر نگاہ رکھتے ہوئے قربانی پر قربانی پیش کر رہا ہے تا جلد وہ وقت آئے کہ تاریکی دور ہو۔ اور مشرق و مغرب نور اسلام سے منور ہو جائے۔ آمین۔

سالانہ اجتماع ۱۳۲۶ھ ش ـــــــ تلقینِ عمل

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر دیگر مصروفیات کے علاوہ دو گھنٹے کا وقت صرف اس غرض کے لئے رکھا جاتا ہے۔ تا مجالس اس وقت میں اپنے لائحہ عمل سے متعلق مشکلات کا حل مرکز سے کرا سکیں۔ اور دوسری مجالس کے تجربات سے فائدہ اٹھا سکیں۔

یہ اجلاس صدر مجلس کی صدارت میں منعقد ہوتا ہے۔ بیرونی مجالس کی طرف سے پروگرام کے متعلق مشکلات معین الفاظ میں مرکز میں پہنچ جاتی ہیں۔ مرکز متعلقہ شعبہ جات کو بھیج دیتا ہے۔ اور تلقین عمل کے موقعہ پر شعبہ ان کا حل بیان کرتا ہے۔ اس دوران میں استفسارات کی بھی (اگر وقت میں گنجائش ہو) اجازت ہوتی ہے۔

اس تبادلہ خیالات کے علاوہ دو تین تقاریر بھی رکھی جاتی ہیں۔ اور آخر میں صدر محترم اپنے ارشادات سے مستفید فرماتے ہیں۔ پس ہر وہ مجلس جس کو اپنے پروگرام کے چلانے میں مشکلات پیش آتی ہوں۔ وہ تحریری طور پر یکم اکتوبر ۱۳۲۶ھ ش تک مرکز میں بھجوا دے۔ تا ان پر پورا غور کر کے ان کا مناسب جواب دیا جا سکے۔ ایسے استفسارات مختصر عبارت میں ہونے چاہئیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروریات جلسہ سالانہ کی فراہمی کے متعلق ضروری اعلان

جلسہ سالانہ کی ضروریات کی فراہمی کا انتظام جلسہ سالانہ سے پیشتر تین چار مہینے شروع ہو جاتا ہے۔ اور اب موجودہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ضروری ہے۔ کہ اس کام کو اب سے شروع کیا جائے۔ سو میں ایسے احباب سے جو اثر رسوخ رکھتے ہیں۔ خواہ وہ سرکاری افسر ہوں۔ یا علاقہ میں با رسوخ آدمی ہوں۔ مفصلہ ذیل اشیاء کی فراہمی میں امداد فرماویں۔ اور ہم کو بلیک مارکیٹ سے بچائیں۔ میں ان دوستوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے پچھلے سال اس بارے میں امداد فرمائی۔ چوہدری غلام ہادی صاحب لائل پور اس ضمن میں خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ فہرست اشیاء جن کی ضرورت ہے۔ حسب ذیل ہے۔ (۱) لکڑی۔ کیکر۔ شیشم۔ پھلائی۔ جنڈ (۲) آلو (۳) پیاز (۴) نخود برائے دال۔ (۵) ماش (۶) گھی بناسپتی۔ (۷) گھی دیسی (۸) مرچ سرخ۔ (ناظم سپلائی و سٹور جلسہ سالانہ قادیان)

موت و حیات

کام کرنے کے لئے تجھکو عطا کی زندگی
اور پرسش کے لئے رکھی ہے ساعت حشر کی
کیونکہ اس دنیا میں مل سکتی نہ تھی کامل جزا
اس لئے تیرے لئے دنیا بنائی اور بھی

(خاک رعبد الحمید آصف)

تصحیح:- الفضل ۱۷۷؍۱ میں صـ ۲ پر اشتہارات کے ریٹوں میں ریڈنگ میٹر میں ایک کالم کی اجرت بجائے -/-/۲۲ کے -/-/۲۷ چھپ گئی ہے۔ احباب تصحیح کر لیں۔ (مینیجر)

درخواست دعا

شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ کپورتھلہ کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے سندھ ایک مقدمہ کے سلسلہ میں بھیجا تھا۔ وہ وہاں بیمار ہو کر کپورتھلہ پہنچ گئے ہیں۔ اور کپورتھلہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ سخت بیمار ہیں۔ اس لئے احباب سے درخواست ہے۔ کہ شیخ صاحب موصوف کی صحت و عافیت اور شفایابی کے لئے دعا فرماویں۔ خاکسار [illegible]

[1] احمدیت کے مقابلے میں مسیحی سپاہیوں کے سالار کی شکست کا مفصل حال الفضل مورخہ ۹ جولائی میں شائع ہو چکا ہے۔ یہاں اس طرف اشارہ ہے۔

دواخانہ خدمتِ خلق کے

مقبولِ عام مجرّبات

(۱) "شباکین":- ملیریا کی کامیاب دوا ہے۔ قیمت یکصد قرص (عہ) دو روپیہ

(۲) "شفائی":- پرانے اور باری کے بخاروں کیلئے مجرب دوا ہے۔ قیمت یکصد گولیاں (للعہ) چار روپیہ

(۳) "اکسیر شباب":- کھوئی ہوئی طاقت کی مجرب دوا ہے۔ قیمت تیس ۳۰ خوراک (معہ) سات روپیہ

(۴) "محبوب جوانی":- مولد جوہر حیات۔ قیمت پچاس گولیاں (اے) چھ روپیہ

(۵) "زود جامِ عشق":- طاقت کی شہرہ آفاق دوا ہے۔ قیمت ساٹھ گولیاں (عہ ۱۲) بارہ روپیہ

(۶) "دوائی فضلِ الٰہی":- اولاد نرینہ کی مجرب دوا ہے۔ قیمت مکمل کورس (عہ ۱۶) سولہ روپیہ

(۷) "حب جند":- اعصابی اور دماغی کمزوری کیلئے مجرب دوا ہے۔ قیمت یکصد گولیاں (عہ ۱۸) اٹھارہ روپیہ

(۸) "ہمدرد نسواں":- اٹھرا کا بیخطا علاج ہے۔ قیمت مکمل کورس (عہ ۲۰) بیس روپیہ فی تولہ دو روپے

(۹) "معجون فوفل":- سیلان الرحم کی نہایت مجرب دوا ہے۔ قیمت ۵ تولہ (عہ) دو روپیہ

(۱۰) "سرمہ ممیرا خاص":- جملہ امراض چشم کے لئے مجرب ہے۔ قیمت فی تولہ (عہ ۸) چھ ماشہ عہ تین ماشہ ۱۲؍

(۱۱) "حب مروارید عنبری":- اعضائے رئیسہ کیلئے بہترین دوا ہے۔ قیمت یکصد گولیاں (عہ ۱۰) دس روپیہ

(۱۲) "تریاق کبیر":- گھر کا ڈاکٹر یعنی فوری علاج۔ قیمت بڑی شیشی (عہ ۳) تین روپے درمیانی شیشی عہ ۸ چھوٹی شیشی ۱۲؍

(۱۳) "قرص صندل":- مصفی خون اور خون پیدا کرنے کے لئے بہترین ہے۔ قیمت یکصد قرص (عہ) دو روپیہ

(۱۴) "قرص مرکب افسنتین":- معدہ کے لئے مفید ہے۔ قیمت یکصد قرص (للعہ) چار روپیہ

(۱۵) "اکسیر جنین":- اٹھرا کا بے خطا علاج۔ قیمت فی تولہ (عہ ۶) چھ روپے

(۱۶) "اکسیر نزلہ":- پرانے نزلہ کے لئے مجرب ہے۔ قیمت یکصد قرص (للعہ) چار روپیہ

اس کے علاوہ ہمارے ہاں اطریفل زمانی۔ اطریفل کشنیز۔ جوارش جالینوس۔ معجون فلاسفہ۔ برشعثا۔ نمک سلیمانی۔ حب قبض کشا وغیرہ مل سکتے ہیں۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

ایک نہایت نفع مند کام

پرسیین مینو فیکچرنگ کمپنی میں ایک عرصہ سے بجلی کے ٹارچ پنکھے اور دوسری مشینیں تیار ہوتی رہی ہیں۔ اب چونکہ ہمارا ارادہ تھا۔ کہ اس کام کو اور بڑھایا جائے۔ اس لئے ہم نے اس کے مدنظر بہت بڑے پیمانے پر شہر قادیان کے باہر پانچ گھماؤں زمین میں نئی فیکٹری بنوائی ہے۔ جو کہ خدا کے فضل سے اب قریباً قریباً مکمل ہو چکی ہے اور انشاء اللہ ہمارا کارخانہ چند ماہ کے اندر اندر وہاں چلا جائیگا اور کام وسیع پیمانے پر شروع ہو جائیگا۔ اس کام کو سرانجام دینے کے لئے انگلستان اور دوسرے ممالک سے نئی مشینیں بہت سی آگئی ہیں اور مزید آرہی ہیں۔ مگر چونکہ موجودہ زمانہ میں ہر کام کو بڑے پیمانہ پر چلانے کے لئے بہت سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے اور جب تک کمپنی کے پاس اس قدر سرمایہ نہ ہو۔ جتنا کہ ضروری ہے۔ اس سے پورا فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارا ارادہ ہے کہ اس کمپنی کو دس لاکھ روپے کے سرمایہ کیساتھ پبلک لمیٹڈ کروالیا جائے۔ کل حصہ جات ایک لاکھ ہونگے اور ہر حصہ کی قیمت دس روپے ہوگی۔ سردست ہر دس روپے کے حصہ میں سے صرف پانچ روپے لئے جائینگے۔ یعنی اگر کوئی شخص ایک سو حصے خریدے تو اسے پانصد روپے ادا کرنے ہونگے۔ مگر منافع اسے پورے ایک سو حصہ جات کا ہی ملے گا۔ ابھی یہ سکیم مکمل ہو رہی ہے۔ اور کاغذات بننے کے لئے وکلاء کے پاس گئے ہوئے ہیں۔ چونکہ یہ کام خدا کے فضل سے بہت ہی نفع مند ہے اور اس کمپنی کے حصہ جات خریدنے کے بہت سے دوست خواہاں ہیں اس لئے پیشتر اس کے کہ سب کاغذات قانونی طور پر مکمل ہو جائیں۔ اعلان کیا جاتا ہے کہ جو لوگ حصہ جات خریدنا چاہیں وہ اپنے نام مکمل پتہ اور حصوں کی تعداد سے مطلع کریں۔ یہ بہت ضروری ہے کہ دوست اس میں سستی نہ کریں۔ کیونکہ جن لوگوں کی درخواستیں پہلے آئینگی انہی کو ترجیح دی جائے گی۔ دوستوں کی آسانی کیلئے ہم نے فارم چھپوائے ہیں جو پرسیین مینو فیکچرنگ کمپنی قادیان کے دفتر سے منگوائے جا سکتے ہیں

مرزا شریف احمد (صاحبزادہ)

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت چوہدری عزیز احمد صاحب جج بہادر درجہ اول سرگودھا

دعوے دیوانی ۱۶۷/۴۷ خورشید بیگم زوجہ گل محمد سکنہ منڈی بھلوال

بنام گل محمد

بادعوے فسخ نکاح بنام گل محمد ولد محمد بخش قوم لوہار سکنہ منڈی بھلوال سرگودھا۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیٰ مدعا علیہم مذکور سمن تعمیل سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہم مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہم مذکور تاریخ ۲۶/۸/۴۷ مقام سرگودھا حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۲۱/۷/۴۷ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

دستخط حاکم: مہر عدالت:

نارتھ ویسٹرن ریلوے سروس کمیشن لاہور

ہر ایک آسامی کے لئے امیدواروں کی جانب سے مندرجہ ذیل عارضی آسامیوں کو جو این ڈبلیو آر سٹورز ڈیپارٹمنٹس کراچی ڈسٹرکٹ میں واقعہ ہیں۔ درخواستیں مطلوب ہیں۔

	(۱) آفس کلرکس	(۲) ڈپو کلرکس اور چیکرز
(۱) مسلم	۲+۱ ویٹنگ لسٹ	۲+۲ ویٹنگ لسٹ
(۲) اینگلو انڈین اور ڈومی سائلڈ یورپین	+۱ ویٹنگ لسٹ	—
(۳) دیگر اقلیتی اقوام (مثلاً سکھ پارسی اور انڈین کرسچین)	+ ایضاً	+۱ ویٹنگ لسٹ
۴ غیر مخصوص شدہ	۱+۰	۲+۰
میزان	۳+۳ ویٹنگ لسٹ	۴+۴ ویٹنگ لسٹ

تنخواہ - 40 روپیہ (عارضی طور پر) جبکہ سکیل 60 - 2 - 50 - 2½ - 30 روپیہ اسکے علاوہ مہنگائی اور دیگر الاؤنس جو زیر قواعد دئے جانے منظور ہیں الاؤنس اس رعایت سے علاوہ ہے جو آپ کو اشیاء خوردنی رعایتی داموں پر ملنے کے لئے دیجائیگی۔ کوالیفیکیشن:۔ میٹریکولیشن (سیکنڈ ڈویژن پاس) بشرطیکہ ڈویژن میں نتائج کا اعلان کر دیا ہو) جونیئر کیمبرج یا اس کے مساوی ہو۔ عمر:۔ ۱۸ اور ۲۵ سال کے درمیان ہو اور گریجوایٹ کی صورت میں ۲ سال تک ہو پسماندہ جماعتوں کے افراد کی صورت میں زیادہ عمر کے متعلق تین سال کی رعایت ہے۔ ایکس ملٹری کے آدمی ۴۰ سال کی عمر تک بھی لئے جا سکتے ہیں۔ تمام درخواستیں مطبوعہ فارموں پر آنی چاہئیں جو بقیمت ۲ روپیہ فی فارم نارتھ ویسٹرن ریلوے پر واقعہ بڑے سٹیشنوں سے مل سکتے ہیں۔ یہ درخواستیں بنام سیکرٹری این۔ ڈبلیو آر سروس کمیشن ۴۲ لارنس روڈ لاہور آنی چاہئیں درخواست موصول ہونے کی آخری تاریخ ۱۵ اگست ۴۷ء ہے منتخب شدہ امیدواروں کو ٹسٹ اور ملاقات کیلئے واقعہ کراچی ان کے اپنے خرچ پر بلایا جائے گا۔ مفصل تفصیلات کیلئے بنام سیکرٹری لکھیئے۔ اور اس کے ہمراہ ٹکٹ چسپاں کر کے ایک لفافہ ارسال کریں جس پر آپکا پتہ درج ہو

گھڑیاں

امریکہ۔ انگلستان اور سوئٹزرلینڈ کی بنی ہوئی جیبی گھڑیاں۔ رسٹ واچز اور ٹائم پیس ملنے کا پتہ این واچ انجنیئرز معرفت دواخانہ نور الدین قادیان

ننکانہ صاحب میں گولی چل گئی

ممانعت کے باوجود سکھوں کی طرف سے اجتماع کرنے کی کوشش

ننکانہ صاحب ۲۷ جولائی۔ سکھوں کے جس دیوان کی حکومت نے ممانعت کر دی تھی۔ اس کے سلسلہ میں آج ہزاروں کی تعداد میں سکھ جمع ہو گئے۔ اور اجتماع کرنے کی غرض سے گوردوارے میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ فوج اور پولیس کی ناکہ بندی کے باوجود قریباً دس ہزار سکھ گوردوارے میں داخل ہو گئے۔ فوج نے فائرنگ کے ذریعے ہجوم کو منتشر کرنے کی کوشش کی۔ چنانچہ دو بار گولی چلائی گئی۔ جس کی وجہ سے متعدد اشخاص مجروح ہوئے۔ بہت سے لوگوں کو گوردوارہ کے باہر روک لیا گیا۔

چین کی طرف سے ہالینڈ اور انڈونیشیاء کو دعوت مصالحت

ہالینڈ نے دعوت نامنظور کر دی

بٹیویا ۲۷ جولائی۔ حکومت چین نے حکومت ہالینڈ کو اطلاع دی تھی کہ انڈونیشیا اور ہالینڈ کے موجودہ اختلافات کے سلسلے میں وہ مصالحت کرانے کے لئے اپنی خدمات پیش کرنے کو تیار ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈچ گورنمنٹ نے اس دعوت کو منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ چنانچہ بٹاویہ ریڈیو سے جس پر ڈچوں کا قبضہ ہے یہ اعلان کیا گیا ہے کہ انڈونیشیا کا معاملہ ہمارا گھریلو معاملہ ہے۔ اس لئے کسی بیرونی ملک کو اس میں مداخلت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ سڈنی کی ایک اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ آسٹریلیا اور بعض دیگر ممالک بھی مصالحت کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن ہالینڈ کے موجودہ رویہ کے پیش نظر کامیابی کی کم ہی توقع ہے۔

سنگاپور ریڈیو کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ جاوا کے باشندے جائے اور کافی کے وسیع باغات کو تباہ کرنے کی تیاری کر رہے ہیں تاکہ ڈچ ان سے فائدہ نہ اٹھا سکیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اگر یہ باغات تباہ ہو گئے تو انہیں دوبارہ لگانے میں کم از کم دس برس صرف ہوں گے۔ ڈچ افواج نے مشہور شہر سیلان پر قبضہ کر لیا ہے۔ انڈونیشین محکمہ اطلاعات دہلی نے بتایا ہے کہ ایک مقام پر پینسٹھ لڑکوں اور لڑکیوں کو ڈچ فوج نے گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے۔ انڈونیشین ری پبلک کے اٹھ سو سے زیادہ افسر گرفتار ہو گئے ہیں۔

سردار پٹیل کی طرف سے ریاستوں کی آؤ بھگت

نئی دہلی ۲۷ جولائی۔ ہندوستان کے سٹیٹس ڈیپارٹمنٹ کے انچارج سردار ولبھ بھائی پٹیل نے ریاستی نمائندوں کو وسیع پیمانہ پر پارٹی دی۔ اس موقعہ پر پٹیالہ۔ نابھہ۔ جیند۔ بیکانیر اور بڑودہ کے نمائندوں کے علاوہ پنڈت نہرو ڈاکٹر راجندر پرشاد اور انڈونیشیا کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر سلطان شہریار بھی مدعو کئے گئے تھے۔ سردار پٹیل نے اس تقریب پر ریاستی نمائندوں سے نہایت دوستانہ رنگ میں بات چیت کی۔ امید ہے کہ جلد تمام ریاستوں اور ہندوستان کے درمیان کوئی نہ کوئی سمجھوتہ ہو جائے گا۔

اچھوتوں کو بھی گورنر بنایا جائے

اچھوتوں کا مطالبہ

نئی دہلی ۲۷ جولائی۔ آل انڈیا اچھوت فیڈریشن کی مجلس عاملہ نے ایک قرارداد کے ذریعے مطالبہ کیا ہے کہ ہندوستان کی آئندہ حکومت میں اچھوتوں کو بھی مناسب جگہ دی جائے۔ اور اس سلسلے میں چند اچھوتوں کو صوبوں کے گورنر وزرائے اعظم اور بیرونی ممالک سفیر ضرور کیا جائے۔

جنوبی افریقہ کا تجارتی مقاطعہ کرنے کی تجویز!

کیپ ٹاؤن ۲۷ جولائی ٹرانسوال انڈین کانگرس کے صدر مسٹر یوسف دادو نے ایک بیان میں کہا۔ امن پسند ممالک کو جنوبی افریقہ کی یونین گورنمنٹ کو ہندوستانیوں کے ساتھ امتیازی سلوک کرنے سے باز رکھنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ اس سلسلے میں ایک طریق یہ بھی ہے کہ تمام ممالک جنوبی افریقہ کا تجارتی بائیکاٹ کر دیں۔

صدر جمہوریہ امریکہ کی والدہ کی وفات

واشنگٹن ۲۷ جولائی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مسٹر ٹرومین صدر جمہوریہ امریکہ کی والدہ کا انتقال ہو گیا ہے۔

پاکستان اور ہندوستان کے آئندہ گورنر اور وزرائے اعظم

نئی دہلی ۲۷ جولائی۔ ہندوستان میں آئندہ بننے والی دونوں حکومتوں میں صوبوں کے گورنر۔ وزرائے اعظم اور مرکزی حکومتوں کے ارکان کون کون سے ہوں گے؟ یہ وہ اہم سوال ہے جو آج کل خصوصیت کے ساتھ کانگرس اور مسلم لیگ ہائی کمان کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ اس سلسلے میں امید کی جاتی ہے کہ دونوں حکومتوں کی طرف سے آج آخری اور قطعی فہرست وائسرائے ہند لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو بھیج دی جائے گی۔

گاندھی جی کی طرف سے وائسرائے کی تائید

نئی دہلی ۲۷ جولائی۔ گاندھی جی نے ایک تقریر میں کہا۔ وائسرائے ہند لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے ہندوستانی ریاستوں کے نمائندوں کے درمیان جو تقریر کی ہے وہ قابل تعریف ہے۔ وائسرائے نے صاف صاف الفاظ میں ریاستوں سے کہہ دیا ہے کہ گو برطانیہ کی جو سرداری ریاستوں پر قائم تھی وہ ہندوستان کی آئندہ بننے والی دونوں حکومتوں کو منتقل نہیں کی جائے گی۔ لیکن ریاستوں کا مفاد اسی میں ہے کہ وہ دونوں میں سے کسی ایک حکومت کے ساتھ شامل ہو جائیں۔ گاندھی جی نے کہا وائسرائے نے اپنی تقریر میں ریاستوں کی رعایا کا ذکر نہیں کیا۔ حالانکہ حکومت کا اصل حق رعایا کا ہی ہے۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ والیان ریاست اس حقیقت کو سمجھ لیں گے کہ ان کی کامیابی اسی میں ہے کہ رعایا کے خیالات اور اس کے مفاد کو ہر لحظہ مدنظر رکھا جائے۔

ہندوستان میں ڈچ سفیر

کراچی ۲۷ جولائی حکومت ہالینڈ نے ہندوستان کے لئے جو سفیر مقرر کیا ہے وہ آج لنڈن سے کراچی پہنچ گیا۔ بہت جلد وہ دہلی روانہ ہو جائے گا۔

فرقہ وارانہ فسادات

لاہور ۲۷ جولائی۔ کل لاہور میں پانچ اشخاص کو چھرا گھونپا گیا جن میں سے چار اشخاص ہلاک ہو گئے۔ ان وارداتوں کی وجہ سے شہر میں کافی کشیدگی پائی جاتی ہے۔

کلکتہ ۲۷ جولائی آج سترہ فرقہ وارانہ وارداتیں ہوئیں۔ دو اشخاص مارے گئے اور پندرہ مجروح ہوئے۔ ہوڑہ میں پندرہ وارداتیں ہوئیں۔

ملک میں فولاد کی کمی

دہلی ۲۷ جولائی۔ حکومت ہند نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ گذشتہ چند ماہ میں ہندوستان میں بہت کم مقدار میں فولاد تیار ہوا ہے اور بیرونی ممالک سے بھی مشکل سے دستیاب ہوتا ہے۔ اس لئے فولاد استعمال کرنے والوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ کم سے کم استعمال کرنے کی کوشش کریں تاکہ ملک کی ضروریات پوری ہو سکیں۔

اقلیتوں کو مشورہ

کلکتہ ۲۷ جولائی۔ بنگال کے کانگرسیوں کا ایک اجتماع مسٹر سریندر موہن گھوش کی صدارت میں ہوا۔ اس میں متعدد قراردادیں پاس کی گئیں۔ ایک قرارداد میں سلہٹ اور مشرقی بنگال کی اقلیتوں کو کہا گیا کہ وہ اپنے گھر بار چھوڑ کر کہیں نہ جائیں۔ اور نہ ہی اپنا سرمایہ ہندوستان میں منتقل کرنے کی کوشش کریں۔ بلکہ مشرقی پاکستان میں اپنے تمام حقوق حاصل کرنے کی کوشش کریں۔